روزوں کے مسائل

فہرست:

1۔فرضیت

2۔فضیلت

3۔اہمیت اور ادب

4۔چاند دیکھنے کے مسائل

5۔نیت کے مسائل

6۔سحری کے مسائل

7۔روزے میں میں جائز، ناجائز اور فاسد کرنے والے امور

8۔افطاری کے مسائل

9۔رخصت

10۔قضاء کب ادا کی جائے

11۔نفلی روزہ

12۔تراویح

13۔اعتکاف

14۔لیلۃ القدر

15۔جمعۃ الوداع

16۔صدقہ فطر

17۔نماز عیدین

1۔روزوں کی فرضیت:

سوال: روزے کب فرض ہوئے؟

جواب: روزے شعبان المعظم دو ہجری میں فرض کیے گئے۔

سوال: فرض روزے رمضان میں رکھنے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: ماہ رمضان میں روزے رکھنے کی دلیل درج ذیل ہے:

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 185 میں فرماتے ہیں:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

"رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اِس پورے مہینے کے روزے رکھے"۔

سوال: روزہ کی فرضیت کس حدیث سے ثابت ہے؟

روزہ کی فرضیت درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔(صحیح مسلم:113)

سوال: کیا پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے؟

جواب: پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 183 میں فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کیے گئے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ(183)

سوال: روزہ کس پر فرض ہے؟

جواب: روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مقیم اور روزہ کی طاقت رکھنے والے پر فرض ہے۔

بلوغت کی علامات:

ان میں سے کوئی ایک بھی ظاہر ہو جائے تو اس پر شریعت کے احکامات لاگو ہونگے۔

پندرہ سال عمر ہو جائے، شرم گاہ کے گرد سخت بال آجائیں، منی کا خروج، لڑکیوں میں ایک اور علامت حیض کا شروع ہونا۔

سوال: روزہ کے لغوی اور شرعی معنی کیا ہیں؟

جواب: روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں۔

صوم کے لغوی معنی: کسی بھی چیز سے رک جانا ہے۔

صوم کے شرعی معنی: عبادت کے ارادے سے کھانے پینے، مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رک جانا ہے۔

سوال: روزہ رکھنے کا کیا مقصد ہونا چاہیے؟

جواب: روزہ رکھنے کا مقصد تقویٰ کا حصول ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کیے گئے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ(183)

تقویٰ کے معنی بچنا ہے۔ روزے کی حالت میں صرف کھانے پینے سے ہی پرہیز کافی نہیں بلکہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ روزے کی حالت میں اگر ہم حلال کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں تو حرام اور ممنوع کاموں حتیٰ کہ برے خیالات، منفی سوچوں، بدگمانی، جھوٹ، چغلی، غیبت اور لڑائی جھگڑا کرنا سے بھی پرہیز لازم ہے۔

سوال: ماہِ رمضان کا آغاز کب ہوتا ہے؟

جواب: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو، اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کی گنتی پوری کرو (یعنی تیس دن مکمل کر لیں)۔" (صحیح مسلم: 2503)

سوال: کیا بچوں کو روزہ رکھوایا جا سکتا ہے؟

جواب: نابالغ بچوں پر روزہ فرض نہیں ہے کیونکہ فرائض بلوغت کے بعد ہی نافذ العمل ہوتے ہیں لیکن ان کی تربیت کے لیے رکھوایا جا سکتا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ سات سال کی عمر کا ایک بچہ اگر روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا، اور جب بچہ دس برس کی عمر میں روزہ نہ رکھے تو اسے نماز ترک کرنے کی طرح سزا دی جائے گی۔ {المغنی لابن قدامہ: (3/90)}

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عاشورہ کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے۔ انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے۔ جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔ (صحیح بخاری: 1960)

بچے کے روزہ کا ثواب بچے کے علاوہ والدین کو بھی ملے گا۔

سوال: روزہ کس وقت سے لے کر کس وقت تک رکھا جاتا ہے؟

جواب: روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے۔

2۔ فضیلت

سوال: روزے رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: روزے کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عمل کی بابت سوال کیا جو انہیں جنت میں داخل کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم روزہ کو لازم پکڑ لو کہ اس کی مانند کوئی چیز نہیں۔) سنن نسائی: 2222(

2۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔) صحیح بخاری: 1901(

3۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی اندر نہیں جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔) صحیح بخاری: 1896(

4۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا: "ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزہ کے، بے شک وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔" (صحیح بخاری: 1904)

5۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔(سلسلہ الصحیحہ: 1797)

6۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہ رمضان کے) ہر دن میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی گھڑی ہے جسے قبولیت سے نواز جاتا ہے۔(صحیح الترغیب والترھیب: 1002)

سوال جنت کے اس خصوصی دروازے کا نام کیا ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہونگے؟

جواب: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔) صحیح بخاری: 1896(

سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن آواز دی جائے گی، کہا جائے گا: روزے رکھنے والے کہاں ہیں؟ چنانچہ جو شخص روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا، وہ اس (دروازے) میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اس میں داخل ہوگا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی (سنن ابن ماجہ: 1640)

سوال: روزہ کی طاقت رکھتے ہوئے بھی روزہ نہ رکھنے کا کیا انجام ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ (یعنی قضاء) نہیں ہو سکتے۔ (صحیح بخاری، قبل الحدیث: 1935)

سوال: روزہ رکھنے کی کیا حکمتیں ہیں؟

جواب: روزہ کے بہت سارے فوائد اور حکمتیں ہیں۔ مثلاً

1۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اور اس کے عذاب کے خوف سے روزہ کی حالت میں مسلمان حلال چیزوں سے رک جاتے ہیں تو ان شاء اللہ حرام اشیاء سے بھی اجتناب کریں گے۔

2۔ روزہ دار بھوک اور پیاس کی شدت محسوس کرتا ہے تو اسے فقیر اور مسکین کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ان مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3۔ اس طرح روزے مسلمانوں کی وحدت کا اعلان ہیں۔

4۔ روزہ میں انسان زیادہ کھانے سے اجتناب کرتا ہے جو صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

سوال: حدیث میں آتا ہے کہ رمضان میں شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں کس دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری: 3277)

جس طرح حدیث میں بیان کیا گیا ہے ہمیں اس پر ایمان لانا چاہیے کیونکہ اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے۔

سوال: کیا روزے دار کی دعا قبول کی جاتی ہے؟

جواب: روزے دار کی دعا قبول ہونے کی دلیل درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتی ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی: ایک روزہ دار، جب تک کہ روزہ نہ کھول لے، (دوسرے) امام عادل، (تیسرے) مظلوم۔ (جامع ترمذی:3598)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ باپ، روزہ دار اور مسافر کی۔ (سنن الکبری البیہقی:6484)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہ رمضان کے) ہر دن میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی گھڑی ہے جسے قبولیت سے نواز جاتا ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب:1002)

سوال: رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا ہے اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: اس کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے نہیں ملتی۔ ماہ رمضان مکمل طور پر رحمت، مغفرت اور آگ سے آزادی کا مہینہ ہے۔

3۔ اہمیت اور ادب:

سوال: رمضان میں صدقہ وخیرات کا کیا ثواب ہے؟

جواب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملتے، جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان المبارک کی ہر رات میں ملتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام سے قرآن کا دور بھی کرتے تھے (صحیح بخاری:1902)

سوال: رمضان میں عمرہ کر سکتے ہیں اور اس کا ثواب کیا ہے؟

جواب: رمضان میں عمرہ کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سنان انصاریہ عورت رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تو حج کرنے نہیں گئی؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں کے باپ یعنی میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے ایک پر تو خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری:1863)

سوال: رمضان میں دورہ قرآن کروانے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان گزرنے تک انہیں قرآن سناتے۔(صحیح بخاری:1902)

ایک اور حدیث سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال جبرائیل علیہ السلام کو ایک بار قرآن (کا نازل شدہ حصہ) سناتے اور (وفات سے پہلے) آخری سال آپ ﷺ نے دو بار سنایا۔(صحیح بخاری:3624)

سوال: افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: ابوامامۃ باھلی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے: اس پر چڑھیے، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کردیں گے، تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ جہنمیوں کی آہ وبکا ہے، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کونچوں کے بل لٹک رہے تھے اور ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں، اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کرلیا کرتے تھے۔(صحیح الترغیب والترھیب:1005، علامہ البانی رحمہ اللہ نے موارد الظآن (1509) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کرلیا کرتے تھے۔

سوال: روزے کی حالت میں کن باتوں کی احتیاط کرنی چاہیے؟

جواب:

1: روزے کی حالت میں جھوٹ، غیبت، برے اخلاق اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا چاہیے اسی طرح روزہ میں فلمیں، ڈرامے اور کھیل کود، فارغ بیٹھے رہنے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان پر عمل کرنے سے بسا اوقات نہ صرف روزے کا اجر ضائع ہوجاتا ہے بلکہ نیکیاں بھی ختم کرنے کا باعث بنتا ہے۔(عموماً خواتین رمضان اور خصوصاً آخری عشرہ میں عید کی خریداری میں اپنا وقت ضائع کرتی ہیں)۔

اس مہینے میں سب سے زیادہ خرچہ کھانے پکانے پر ہی کیا جاتا ہے جبکہ عام دنوں میں اتنا اہتمام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لوگ معدہ کے امراض اور موٹاپے کا شکار بن رہے ہیں۔ افطاری کے وقت حریص لوگوں کی طرح کھایا پیا جاتا ہے اور فرض نماز سستی اور کاہلی سے ادا کی جاتی ہے اور تراویح پڑھنا بہت مشکل عمل لگتا ہے۔ حالانکہ اس مبارک مہینہ کا تقاضا یہ ہے اپنے نفس پر قابو پا کر اس کی لذتوں کو نظر انداز کیا جائے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (صحیح بخاری: 1903)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض روزے داروں کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بعض قیام کرنے والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ (سنن ابن ماجہ: 1690)

اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہ کرنی چاہئے اور نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہئے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری: 1904)

2: لغو، رفث اور جہالت کی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔

لغو: ہر بے ہودہ بات اور بے ہودہ کام کرنا لغو کہلاتا ہے۔

رفث: رفث ہر وہ ناشائستہ حرکت ہے جو غلط اور ناجائز امور کا باعث بنے بالخصوص جو بات ناجائز جنسی تحریک کا باعث بنتی ہے، اس کے ارتکاب کو "رفث" کہتے ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو اور رفث سے بچنے کا نام ہے۔ لہذا اگر کوئی تمہیں (دوران روزہ) گالی دے یا جہالت کی باتیں کرے تو اس کہہ دو کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ (صحیح الترغیب اور ترھیب: 1082)

3: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے دوران مبالغہ سے ناک میں پانی ڈالنے سے منع کیا ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آتا ہے:

لقلیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے (صحیح طریقے) کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: اعضائے وضو کو مکمل (اچھی طرح) دھو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کر، سوائے اس کے کہ تو روزے سے ہو۔ (سنن نسائی: 87)

4: جو ضبط نفس نہ رکھتا ہو اس کے لیے بیوی کا بوسہ لینا یا مباشرت کرنا جائز نہیں ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ روزہ دار شخص بیوی کے ساتھ لیٹے یا نہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی۔ پھر دوسرا آیا اور اس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمادیا۔ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اجازت دی، وہ بوڑھا تھا اور جس کو منع فرمایا، وہ جوان تھا۔ (سنن ابی داود: 2387)

4۔چاند دیکھنے کے مسائل

سوال: رمضان المبارک میں روزے کب شروع کرنے چاہیں؟

جواب: رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے چاہییں۔ حدیث میں آتا ہے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھو روزہ شروع نہ کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ موقوف نہ کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس دن پورے کر لو۔ (صحیح بخاری:1906)

سوال: چاند دیکھنے کی دعا کی کیا دلیل ہے؟

جواب: طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو کہتے تھے:

1. اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ

یااللہ! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (جامع ترمذی: 3451)

2. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (الکلم الطیب:162)

سوال: ماہ رمضان کے چاند کے بارے میں کتنے مسلمانوں کی گواہی لازمی ہے؟

جواب: ماہ رمضان کے چاند کے بارے میں ایک مسلمان کی گواہی قبول کی جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (صحیح ابو داود:2342)

سوال: کیا سعودی عرب کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھے جائیں گے یا اپنے ملک کے چاند کے مطابق؟

جواب: روزہ اپنے ملک کا چاند دیکھ کر رکھنا چاہیے درج ذیل حدیث سے اس کی دلیل ملتی ہے:

جناب کریب کہتے ہیں کہ (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ) ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے شام میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں شام آیا اور وہاں ان کا کام مکمل کیا، اور رمضان کا چاند نظر آ گیا جبکہ میں ابھی شام ہی میں تھا۔ ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا۔ پھر مہینے کے آخر میں، میں مدینے واپس پہنچا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حال احوال پوچھے اور چاند کا ذکر کیا کہ تم نے اسے کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا: میں نے اسے جمعہ کی رات کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: کیا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا تھا اور پھر سب نے روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا: مگر ہم نے اسے ہفتے کی رات کو دیکھا تھا اور ہم روزے رکھیں گے اور پورے تیس کریں گے (اپنی رؤیت کے مطابق) یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے کہا: کیا آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کے چاند دیکھنے اور روزے رکھنے پر کفایت نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے ہی حکم دیا ہے۔ (سنن ابی داود: 2332)

سوال: روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ شوال کا چاند نظر آ چکا ہے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں رمضان کے آخری دن لوگوں میں (چاند کی رویت پر) اختلاف ہو گیا، تو دو اعرابی آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ انہوں نے کل شام کے وقت چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنے اور عید گاہ چلنے کا حکم دیا۔ (سنن ابی داود: 2339)

سوال: رمضان کا چاند نظر نہ آ سکے تو احتیاطاً روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: چاند نظر نہیں آیا تو شعبان کے تیس دن مکمل ہونے کے بعد روزے رکھے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا یوں کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند ہی دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند ہی دیکھ کر روزہ موقوف کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس دن پورے کر لو۔ (صحیح بخاری: 1909)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انیتس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لیے (انیتس پورے ہو جانے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ شروع کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔ (صحیح بخاری: 1907)

سوال: رمضان کا چاند عموماً بڑا ہوتا ہے کیا ہمیں ایک دو دن پہلے روزہ رکھ لینا چاہیے؟

جواب: حصین، عمر بن مرہ، ابوالبختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم عمرہ کے لئے نکلے تو جب ہم وادی نخلہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری کا چاند ہے۔ اور کسی نے کہا کہ

یہ دوراتوں کا چاند ہے۔ تو ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تیسری تاریخ کا چاند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دوسری کا چاند ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس رات چاند دیکھا تھا؟ تو ہم نے عرض کیا کہ فلاں فلاں رات کا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کے لئے اسے بڑھا دیا ہے۔ درحقیقت اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا۔ (صحیح مسلم:2529)

5۔ نیت کے مسائل

سوال: روزہ کی نیت کس وقت کرنا ضروری ہے؟

جواب: فرض روزے کی نیت فجر کی نماز سے پہلے کرنی چاہیے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ (صحیح ابوداود:2454)

نفلی روزہ کی نیت زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ہاں تشریف لائے تو دریافت فرماتے ''کیا تمہارے ہاں کوئی کھانا ہے؟'' جب ہم کہتے کہ نہیں ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ''میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔'' وکیع نے مزید بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے موقع پر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں (کھجور، گھی اور پنیر سے بنا ہوا) ملیدہ کا ہدیہ بھیجا گیا ہے جو ہم نے آپ کے لیے سنبھال رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا ''ادھر لے آؤ۔ (صحیح ابوداود:2455)

سوال: سحری کے وقت کن الفاظ سے روزہ کی نیت کرنی چاہیے؟

جواب: نیت کے لیے دل کا ارادہ کافی ہے۔ زبان سے کوئی الفاظ ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

کسی صحیح حدیث میں سحری کے وقت الفاظ میں نیت کی دلیل نہیں ملتی۔ تمام علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ سحری کے وقت کی دعا یا نیت کے الفاظ "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ " سنت سے ثابت نہیں -

6۔ سحری کے مسائل

سوال: کیا رمضان میں سحری کرنا ضروری ہے؟

جواب: سحری کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سحری کھانے میں برکت ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری: 1923)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سحری کھانا باعث برکت ہے اس لیے اسے ترک نہ کیا کرو، خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا کرو۔ (مسند احمد: 11086)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (المعجم الاوسط الطبرانی: 6430)

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم: 2550)

سوال: سحری کا وقت کب تک ہوتا ہے اور کس وقت تک کھانا پینا چاہیے؟

جواب: جب طلوع فجر جو کہ مشرقی جانب ایک چوڑی پٹی سفیدی کی پھیلتی ہے تو سحری کا وقت ختم ہو جائے گا اس لیے روزہ دار کو چاہیے کہ وہ کھانا پینا بند کر دے، چاہے اس نے اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو، اور اسی طرح جب یہ علم ہو کہ موذن فجر کی اذان طلوع فجر سے قبل ہی کہتا ہے تو کھانا پینا بند کرنا واجب نہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت 187 میں فرماتے ہیں:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

نیز راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے

اس آیت کی تفصیل درج ذیل سے حدیث سے معلوم ہوتی ہے:

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”تا آنکہ کھل جائے تمہارے لیے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔ تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید اور دونوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا مجھ پر ان کے رنگ نہ کھلے، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے تورات کی تاریکی (صبح کاذب) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) مراد ہے۔ (صحیح بخاری: 1916)

ایک اور روایت میں ہے:

قاسم بن محمد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بلال رضی اللہ عنہ کچھ رات رہے سے اذان دے دیا کرتے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو کیوں کہ وہ صبح صادق کے طلوع سے پہلے اذان نہیں دیتے۔(صحیح بخاری:1919)

سوال: سحری کھانے میں تاخیر کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب طلوع فجر جو کہ مشرقی جانب ایک چوڑی سفیدی کی پٹی سی پھیلتی ہے تو سحری کا وقت ختم ہو جائے گا۔ سحری کے آخری وقت تک کھا سکتے ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سحری اپنے گھر کھاتا پھر جلدی کرتا تاکہ نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائے۔(صحیح بخاری:1920)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے سحری کھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے موافق فاصلہ ہوتا تھا۔(صحیح بخاری:1921)

سوال: سحری میں کیا کھانا چاہیے؟

جواب: سحری میں متوازن غذا استعمال کرنی چاہیے تاکہ دن بھر ترو تازہ رہیں اور صحیح طور پر فرائض اور دیگر عبادات ادا کر سکیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور مومن کی بہترین سحری ہے۔(سنن ابی داود:2345)

سوال: اگر سحری کھاتے ہوئے اذان ہو جائے تو کیا فوراً کھانا چھوڑ دینا چاہیے؟

جواب: اگر موذن فجر کی اذان طلوع فجر سے قبل ہی کہتا ہے تو کھانا پینا بند کرنا واجب نہیں، اذان شروع ہو جانے کی صورت میں سحری چھوڑ دینے کی بجائے جلدی جلدی کھا لینی چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی اذان (فجر) سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے نہیں بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔(سنن ابی داود:2350)

7۔ روزے کی حالت میں جائز، ناجائز اور فاسد کرنے والے امور

سوال: کیا بھول چوک سے کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بھول چوک سے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھول کر کچھ کھاپی لے تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیوں کہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (صحیح بخاری:1933)

سوال: روزے میں ٹوتھ پیسٹ یا مسواک کر سکتے ہیں؟

جواب: روزے میں ٹوتھ پیسٹ یا مسواک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عبیداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد (عامر بن ربیعہ) سے روایت کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے۔ (سنن ابی داود:2364)

بہتر یہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ رات کو استعمال کی جائے اور دن کو مسواک استعمال کیا جائے۔ اگر دن میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کی جارہی ہے تو وہ حلق میں نہ جائے اسی طرح ایسا مسواک جس میں لیموں یا پودینہ وغیرہ کا ذائقہ ہو تو اسے بھی نگلنا جائز نہیں۔

سوال: گرمی کی شدت سے روزہ دار سر پر پانی بہا سکتا ہے؟

جواب: گرمی کی شدت سے روزہ دار سر پر پانی بہا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرج میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے اور پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے۔ (سنن ابی داود:2365)

سوال: روزے کی حالت میں مذی یا احتلام ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ذہن میں شہوت کا تصور آیا (البتہ تصور میں لانے سے روکا) اور منی خارج ہوگئی یا سوتے میں احتلام ہوگیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (غلبہ شہوت کی وجہ سے نکلنے والے لیس دار مادہ کو مذی کہتے ہیں۔) (صحیح بخاری: باب:32)

سوال: روزہ میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگایا جاسکتا ہے؟

جواب: روزہ میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ یوں صبح کرے کہ اس نے تیل لگایا ہو اور کنگھی کی ہو۔ (صحیح بخاری، قبل الحدیث:1930)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ وہ روزے کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔(سنن ابی داود: 2378)

سوال: فرض غسل سحری کھا کر کیا جاسکتا ہے؟

جواب: طلوع فجر کے بعد فرض غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نماز فجر قضاء نہ ہو۔

عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے تھے۔(صحیح بخاری: 1926)

سوال: کیا روزے کی حالت میں حجامہ کروایا جاسکتا ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن درست قول یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں حجامہ کروایا جاسکتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔(صحیح بخاری: 1938)

سوال: روزے کی حالت میں کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالا جاسکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں کلی اور ناک میں پانی ڈالا جاسکتا ہے۔ درج ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ:

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وضو اچھی طرح پورا کر، اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کر، سوائے اس کے کہ تو روزے سے ہو۔(سنن ابن ماجہ: 407)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خوشی میں آ کر (بیوی کا) بوسہ لے لیا جبکہ میں روزے سے تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آج ایک بہت بڑا کام کر بیٹھا ہوں کہ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' بھلا اگر تم روزے کی حالت میں کلی کر لو تو؟'' عیسیٰ بن حماد کی روایت میں ہے۔ میں نے کہا: کوئی حرج نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔(سنن ابی داود: 2385)

سوال: رمضان المبارک میں میاں بیوی ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں افطار سے لے کر طلوع فجر ہونے تک میاں بیوی ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں البتہ روزہ کے دوران اس کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت 187 میں فرماتے ہیں:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّـهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّـهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّـهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

تمہارے لیے روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اُس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے در گزر فرمایا اب تم اپنی بیویوں کے ساتھ شب باشی کرو اور جو لطف اللہ نے تمہارے لیے جائز کر دیا ہے، اُسے حاصل کرو نیز راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے تب یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو یہ اللہ کی مقرر کردہ ہوئی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ پھٹکنا اِس طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ غلط رویے سے بچیں گے (187)

سوال: روزہ کے دوران شوہر زبردستی جماع کرلے تو کیا وعید اور کفارہ ہے؟

جواب: رمضان میں روزہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کرلے تو بیوی کا روزہ صحیح ہوگا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، البتہ شوہر گنہگار ہوگا، نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضاء اور کفارہ لازم ہوگا۔ کفارہ کے لیے وہ ایک غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بحوالہ صحیح بخاری: 1936)

سوال: کیا قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کو قے آ جائے جبکہ وہ روزے سے ہو تو اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، لیکن اگر وہ قصداً قے کرے تو قضاء دے۔ (سنن ابی داود: 2380)

سوال: اگر غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے حیض آ جائے تو کیا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اگر غروب آفتاب سے ایک لمحہ پہلے بھی حیض آ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء دینی ہوگی۔

سوال: کیا سفر کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے؟

جواب: مسافر کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے البتہ اگر مسافر روزہ رکھ بھی لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ سفر کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہیں، البتہ سفر میں گرمی کی شدت اور روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھوں؟ وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے افطار کر۔ (صحیح بخاری: 1943)

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے۔ دن انتہائی گرم تھا۔ گرمی کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔ (صحیح بخاری: 1945)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزے دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1947)

سوال: کیا حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے؟

جواب: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے فدیہ میں ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ فوت شدہ روزوں کی بعد میں قضاء ادا کرنی ہوگی۔
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کریمہ «وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ بعام مسکین» (سورۃ البقرہ: 184) کی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ بڑی عمر کے بوڑھے مرد اور عورت کے لیے رخصت ہے کہ باوجود روزے کی طاقت کے افطار کر سکتے ہیں۔ وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو جب اندیشہ ہو۔ (تو وہ بھی افطار کر سکتی ہیں۔) امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ جب انہیں اپنے بچے کے بارے میں (بیماری یا کمزوری وغیرہ کا) اندیشہ ہو تو افطار کر سکتی ہیں اور اس کے بدلے کھانا کھلا دیا کریں۔ (سنن ابی داود: 2318)

عکرمہ نے بیان کیا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آیت کریمہ «وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ بعام مسکین» (سورۃ البقرہ: 184) حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق میں محکم ہے۔ (سنن ابی داود: 2317)

حضرت انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ آیا۔ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”آؤ کھانا کھاؤ۔“ میں نے عرض کیا: میں روزے سے

ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہے۔ اور حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی کو بھی۔ (سنن نسائی: 2317)

سوال: کیا انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: وہ انجیکشن جو کھانے پینے کے عوض میں نہیں آتے بلکہ صرف علاج کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ان کے لگوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ایسے انجیکشن جو کھانے پینے کے قائم مقام ہیں مثلاً ڈرپ اور طاقت کے انجیکشن وغیرہ ان کے لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال: کیا استحاضہ، نکسیر آنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: نکسیر، استحاضہ اور اس جیسا دوسرا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف حیض یا نفاس کے خون سے روزہ ٹوٹے گا خواہ دن کے کسی بھی حصے میں ہو۔

سوال: کیا روزے میں خون ٹیسٹ کروایا جا سکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کروایا جا سکتا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ روزے کی حالت میں ٹیسٹ کے لیے خون حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟ تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا کہ اس طرح کے ٹیسٹ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ یہ معاف ہے، اس لیے کہ یہ ضرورت کی بنا پر حاصل کیا گیا ہے، اور نہ ہی شرعاً روزہ توڑنے والی معروف اشیاء کی جنس میں شامل ہے۔ (مجموع فتاوی ابن باز: 15/ 274)۔

سوال: کیا دانتوں سے نکلنے والا خون روزہ توڑ دیتا ہے؟

جواب: دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ اس خون کو نگلنا نہیں چاہیے۔

سوال: کیا ناک میں قطرے ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ناک کے قطرے اگر حلق تک نہ پہنچیں تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر ناک میں دوا ڈالنے سے دوا حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ناک میں (دوا وغیرہ) ڈالنے سے اگر وہ حلق تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔ (صحیح بخاری بعد الحدیث: 1934)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے دوران مبالغہ سے ناک میں پانی بھی ڈالنے سے منع کیا ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آتا ہے:

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ! مجھے وضو کے (صحیح طریقے) کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "اعضائے وضو کو مکمل (اچھی طرح) دھو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کر، سوائے اس کے کہ تو روزے سے ہو۔ (سنن نسائی: 87)

اس حدیث کی رو سے روزے دار کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ناک میں ایسا قطرے ڈالے جو اس کے حلق تک پہنچ جائیں

سوال: کیا روزہ کے دوران دمہ کا مریض انہیلر استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: روزہ کے دوران انہیلر کا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے

یہ سپرے بخارات بن جاتے ہیں اور معدہ میں نہیں جاتے، اس لیے ہم یہ کہیں گے: آپ روزے کی حالت میں اسے استعمال کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دیکھیں فتاوی ارکان الاسلام صفحہ (475)

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کے علماء کرام کا کہنا ہے

دمہ کی دوا جو سونگھ کر استعمال کی جاتی ہے وہ سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں تک جاتی ہے نہ کہ معدہ میں، لہذا یہ کھانا پینا نہیں اور نہ ہی اس کے حکم میں آتی ہے۔۔۔ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس دوا کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (فتاوی اسلامیۃ 1/ 130)

8۔ افطاری کے مسائل

سوال: روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے اس کے لیے اذان کا انتظار ضروری نہیں۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (صحیح بخاری: 1957)

سوال: افطار کس وقت کرنا چاہیے؟

جواب: جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے اس کے لیے اذان کا انتظار ضروری نہیں۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتا چلتا ہے:

عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر مغرب میں چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ کے افطار کا وقت آ گیا۔ (صحیح بخاری:1954)

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ فتح جو رمضان میں ہوا) سفر میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی (بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے فلاں! میرے لیے اٹھ کے ستو گھول، انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتر کر ہمارے لیے ستو گھول، اس پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھول لیکن ان کا اب بھی خیال تھا کہ ابھی دن باقی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھول چنانچہ اترے اور ستو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم یہ دیکھ لو کہ رات اس مشرق کی طرف سے آ گئی تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔ (صحیح بخاری:1955)

سوال: اگر کوئی لاعلمی کے باعث وقت سے پہلے روزہ افطار کر لے تو کیا کرے؟

جواب: لاعلمی کے باعث وقت سے پہلے روزہ افطار کر لیا تو کوئی حرج نہیں اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی قضاء دینی ہو گی۔

سوال: روزہ کھولنے کی کیا دعا ہے؟

جواب: روزہ کھولنے کی دعا درج ذیل ہے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

"پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔ (سنن ابی داود:2357)

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر کھول رہا ہوں۔ (سنن ابی داود:2358)

سوال: اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَكَ صُمْتُ وَبِكَ امنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اس دعا کا ریفرنس صحیح حدیث سے بتا دیں؟

جواب: اس دعا میں وَبِكَ امنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ کے الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ البتہ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ کے الفاظ (سنن ابی داود:2358) صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔

سوال: روزہ کس چیز سے افطار کرنا مسنون ہے؟

جواب: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں، تو خشک کھجور تناول فرما لیتے، یہ بھی نہ ہوتیں، تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔(سنن ابی داود:2356)

سوال: روزہ افطار کروانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: روزہ افطار کروانے کی فضیلت درج ذیل حدیث سے پتا چلتی ہے:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ صائم کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔(جامع ترمذی:807)

سوال: افطاری کروانے والے کو کیا دعا دی جائے؟

جواب: افطاری کروانے والے کو درج ذیل دعا دی جائے۔

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلاَئِكَةُ "

”روزے دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔(سنن ابی داود:3854)

روزوں کی قضاء

سوال: میت کے نذر کے روزے کس کو رکھنے ہونگے؟

جواب: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس پر ایک مہینے کے روزے لازم ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کیا خیال ہے کہ اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ اس نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قرض کا زیادہ حق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔(صحیح مسلم:2693)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت سمندری سفر میں گئی تو اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ ایک مہینہ روزے رکھے گی۔ چنانچہ اللہ نے اسے نجات دے دی، مگر اس نے روزے نہ رکھے حتیٰ کہ مر گئی۔ پس اس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔(سنن ابی داود:3308)

سوال: جو شخص دوران رمضان فوت ہو جائے تو اس کے باقی روزہ وراث کو ادا کرنے ہونگے؟

جواب: جو شخص رمضان کے دوران فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء پر باقی ایام کے روزے نہیں ہیں۔

سوال: ایسا بوڑھا شخص جو نہ روزہ رکھ سکے اور نہ قضاء ادا کر سکتا ہو وہ کیا کرے؟

جواب: ایسا بوڑھا شخص جو نہ روزہ رکھ سکتا ہو اور نہ ہی بعد میں قضاء ادا کر سکتا ہو اس پر روزے رکھنے لازم نہیں وہ فدیہ ادا کر دے۔

سوال: کیا جان بوجھ کر روزہ توڑنے والا قضاء دے گا؟

جواب: جان بوجھ کے روزہ توڑنے والا بعد میں قضاء بھی ادا کرے تو کوئی فائدہ نہ ہو گا البتہ اگر اخلاص اور توبہ کی شرائط (یعنی اپنے گناہ پر نادم ہو، اس گناہ کو ترک کر دے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرے) کے ساتھ توبہ کرے تو اللہ تعالی معاف فرما دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے روزہ کی قضاء ادا کرے اور اچھے اعمال کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ ہود آیت نمبر 114 میں ارشاد فرماتے ہیں:
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

سوال: حائضہ اور نفاس والی روزوں کی قضاء دے گی؟

جواب: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں حیض آتا تھا تو ہمیں روزوں کی قضاء دینے کا حکم دیا جاتا تھا، نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (صحیح مسلم: 763)

سوال:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے روزے رکھے یا بعد میں روزوں کی قضاء دے؟

اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت آسانی سے روزہ رکھ سکتی ہے اسے اور بچے کو کسی نقصان کا اندیشہ نہیں تو وہ روزہ رکھ سکتی ہے البتہ اگر وہ جسمانی کمزوری یا پھر حمل کے بوجھ یا بچے کو نقصان پہنچنے کے اندیشہ کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ترک کرنے کی اجازت دی ہے فدیہ میں ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ فوت شدہ روزوں کی بعد میں قضاء ادا کرنی ہو گی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کریمہ «وعلى الذين يطيقونه فدية بعام مسكين» کی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ بڑی عمر کے بوڑھے مرد اور عورت کے لیے رخصت ہے کہ باوجود روزے کی طاقت کے افطار کر سکتے ہیں۔ وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو جب اندیشہ ہو۔ (تو وہ بھی افطار کر سکتی ہیں۔) امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ جب انہیں اپنے

بچے کے بارے میں (بیماری یا کمزوری وغیرہ کا) اندیشہ ہو تو افطار کر سکتی ہیں اور اس کے بدلے کھانا کھلا دیا کریں۔
(سنن ابی داود:2318)

عکرمہ نے بیان کیا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آیت کریمہ «وعلى الذين يطيقونه فدية بعام مسكين» حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق میں محکم ہے۔(سنن ابی داود:2317)

انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ آیا۔آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔آپ نے مجھ سے فرمایا: ''آؤ کھانا کھاؤ۔''میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہے۔اور حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی کو بھی۔(سنن نسائی:2317)

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی مریض کی مانند ہی ہیں، اور جب ان کا عذر ہو کہ روزہ رکھنے سے انہیں اور بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان ایام کی قضاء کر لیں اور بعض اہل علم کے نزدیک قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہو گا۔اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: ہر حال میں انہیں روزوں کی قضاء کرنا ہو گی، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اس لیے کہ کتاب وسنت میں کھانا کھلانے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی،

سوال: کیا نفلی روزوں کی قضاء ادا کی جائے گی؟

جواب: نفلی روزہ کی قضاء ادا نہیں کی جائے گی۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کی دائیں طرف تھیں۔بیان کرتی ہیں کہ خادمہ ایک برتن لے کر آئی' اس میں مشروب تھا' اس نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور پھر ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کو دے دیا تو انہوں نے بھی اس سے پی لیا اور بولیں: اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور توڑ لیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا''کیا یہ قضاء کا روزہ تھا؟''انہوں نے کہا: نہیں۔آپ نے فرمایا''اگر یہ نفلی تھا تو کوئی حرج نہیں۔(سنن ابی داود:2456)

اسی طرح ایک اور جگہ آتا ہے:

ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا، پھر مجھے دیا تو میں نے بھی پیا۔پھر میں نے عرض کیا: میں نے گناہ کا کام کر لیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بخشش کی دعا کر دیجئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں صوم سے تھی اور میں نے صوم توڑ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا کوئی قضاء کا صوم

تھا جسے تم قضاء کر رہی تھی؟ عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس سے تمہیں کوئی نقصان ہونے والا نہیں۔(جامع ترمذی:731)

سوال: کیا قضاء روزے سردی کے موسم میں رکھے جا سکتے ہیں؟
جواب: بغیر کسی سبب کے قضاء میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ انسان کو بیماری یا موت کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر سردی کے دنوں میں قضاء کر لے تو یہ جائز ہے۔

سوال: فرض روزے کی قضاء کب تک ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب: نصف شعبان تک روزوں کی قضاء ادا کی جا سکتی ہے۔

سوال: روزوں کی قضاء کس طرح ادا ہو گی؟

جواب: روزوں کی قضاء اگلے رمضان سے پہلے تک ادا کی جا سکتی ہے۔

ابو سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا۔ شعبان سے پہلے اس کی قضاء کی توفیق نہ ہوتی۔ یحییٰ نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔ (صحیح بخاری:1950)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی روزہ چھوڑتی تھی تو وہ قدرت نہ رکھتی کہ ان کی قضاء کر لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہاں تک کہ شعبان آ جاتا۔(صحیح مسلم:2691)

سوال: جو خواتین دوسرے رمضان کی آمد تک روزوں کی قضاء میں تاخیر کریں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟
جواب: جب روزوں کی قضاء غفلت ولاپروائی کی وجہ سے اگلے رمضان کے آنے تک تاخیر کی، تو قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ قضاء کو مؤخر کرنے کا کوئی معقول عذر نہ ہو، اور اگر کسی عذر جیسے بیماری یا ایسی کمزوری جس کی بنا پر روزے نہ رکھے جا سکیں تو کھانا کھلانا ضروری نہیں ہے صرف روزوں کی قضاء دینی ہو گی۔

سوال: میت کے نذر کے روزے رکھے جائیں گے اور ان کی قضاء کون ادا کرے گا؟

جواب: میت کے نذر کے روزوں کی قضاء اس کے وارث ادا کریں گے:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ دے۔(صحیح بخاری:1952)

سوال: کسی نے بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فوت ہو گئے قضاء روزے کون ادا کرے گا؟

جواب: بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھے اور فوت ہو گئے تو اس کے ورثاء پر بھی کچھ نہیں ہے نہ روزے رکھنا اور نہ کھانا کھلانا۔

نفلی روزہ

سوال: شوال کے چھ روزے رمضان کے فوراً بعد مسلسل رکھنا ضروری ہیں؟

جواب: شوال کے چھ روزے رمضان کے فوراً بعد مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہیں لیکن اگر کوئی تسلسل کے ساتھ رکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت زیادہ ہے یا رمضان کے آخری عشرہ کی؟

جواب: کسی نے ابن تیمیہ سے سوال کیا کہ عشرہ ذوالحجہ اور ماہ رمضان کے آخری عشرے میں سے کون سا افضل ہے؟ تو ابن تیمیہؒ نے جواب دیا کہ "ذوالحجہ کی (ابتدائی) دس دن رمضان کے آخری دس دنوں سے افضل ہیں اور رمضان کی آخری دس راتیں ذوالحجہ کی (ابتدائی) دس راتوں سے افضل ہیں۔

کیونکہ عشرہ ذوالحجہ کے دنوں میں اللہ تعالی کو جس قدر نیک عمل محبوب ہے اس قدر اور دنوں میں محبوب نہیں۔ اور اس عشرے میں یوم عرفہ 'یوم نحر اور یوم ترویہ (یعنی ایام حج) بھی ہیں اور رمضان کے آخری عشرے کی راتوں میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

سوال: نفلی روزے کون سے ہیں اور ان کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں رب العالمین کے ہاں اعمال پیش ہوتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔(سنن نسائی:2358)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر وہ دو آدمی جو آپس میں قطع تعلق کیے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہیں چھوڑ دو حتیٰ کہ صلح کر لیں۔ (سنن ابن ماجہ 1740 :)

مہینہ کے تین روزے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے دلی دوست (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن روزے۔ چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔ (صحیح بخاری: 1178)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو کبھی ترک نہیں کروں گا، ہر ماہ تین دنوں کے روزے، چاشت کی نماز اور یہ کہ جب تک وتر نہ پڑھ لوں نہ سوؤں۔ (صحیح مسلم: 721)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ہر مہینے میں ایام بیض (روشن راتوں کے دنوں) کے تین روزے رکھا کریں، یعنی (چاند کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔ (سنن نسائی: 2424)

نو ذی الحجہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1162)

شوال کے چھ روزے: جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارا سال ہی روزے رکھے۔ (صحیح مسلم: 1164)

محرم کے مہینہ میں روزے رکھنا سنت ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (صحیح مسلم: 1163)

دس محرم الحرام کا روزہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس دن کی کیا وجہ ہے؟ تو وہ کہنے

لگے کہ یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اوران کی قوم کو نجات عطافرمائی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ حق دار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔(صحیح مسلم:c1130)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔(صحیح مسلم:1162)

اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں یہودیوں کی مخالفت میں ایک دن روزہ رکھا جائے۔(یعنی دو روزے رکھے جائیں)

شعبان کے روزے:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں۔اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کا نفلی روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔(صحیح بخاری:1969)

سوال: کیا نفلی روزہ بغیر عذر کے افطار کر سکتے ہیں؟

جواب: نفلی روزہ بغیر عذر کے افطار کیا جا سکتا ہے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا:"کیا آپ لوگوں کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟"تو ہم نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تو تب میں روزے سے ہوں۔"پھر ایک اور دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں حیس تحفے میں ملا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"مجھے کھلایئے، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔"اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھالیا۔(صحیح مسلم:2715)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کی دائیں طرف تھیں۔بیان کرتی ہیں کہ خادمہ ایک برتن لے کر آئی، اس میں مشروب تھا، اس نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور پھر ام ہانی کو دے دیا تو انہوں نے بھی اس سے پی لیا اور بولیں: اے اللہ کے رسول! میں نے

روزہ رکھا ہوا تھا اور توڑ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا یہ قضاء کا روزہ تھا؟" انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا "اگر یہ نفلی تھا تو کوئی حرج نہیں۔ (سنن ابی داود:2456)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'نفل صوم رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہے، چاہے تو صوم رکھے اور چاہے تو نہ رکھے'۔ (جامع ترمذی:732)

سوال: عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ سکتی ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔ (صحیح بخاری:5195)

سوال: حرام مہینوں اور ماہ رجب میں روزے رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حرام مہینوں اور ماہ رجب میں روزے رکھنے کی کوئی فضیلت قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

سوال: نفلی روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کر دے گا۔ (صحیح بخاری:2840)

سوال: کیا نفلی روزے مسلسل رکھ سکتے ہیں؟

جواب: نفلی روزے مسلسل نہیں رکھ سکتے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ بات پہنچائی کہ "خدا کی قسم! زندگی بھر میں دن میں تو روزے رکھوں گا۔ اور ساری رات عبادت کروں گا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں، ہاں میں نے یہ کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن تیرے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لیے روزہ بھی رکھ اور بے روزہ بھی رہ۔ عبادت بھی کر لیکن سوؤ بھی اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کر۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا، میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کر اور دو دن کے لیے روزے چھوڑ دیا کر۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن بے روزہ کے رہ کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ایسا ہی تھا۔ اور روزہ کا یہ سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں نے اب

بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے لیکن اس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔(صحیح بخاری:1976)

سوال: صیام اربعین کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: صیام اربعین کی قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

سوال: عیدین کے دن روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی تھی۔(صحیح بخاری:1991)

سوال: کیا عیدین کے دوسرے یا تیسرے دن روزہ رکھا جاسکتا ہے؟

جواب: عید الفطر کے دوسرے یا تیسرے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ عید الاضحیٰ کے بعد گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحج یعنی ایام تشریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔(سنن ابی داود:2418)

سوال: کیا ایام تشریق میں روزے رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: ایام تشریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی سے روایت ہے کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے والد سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو انہوں نے دونوں کو کھانا پیش کیا اور کہا کہ کھاؤ۔ عبداللہ نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ تو عمرو نے کہا: کھاؤ، ان دنوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں افطار کا حکم دیا کرتے تھے اور روزوں سے منع فرماتے تھے۔ جناب مالک نے کہا: اس سے مراد ایام تشریق ہیں۔(سنن ابی داود:2418)

سوال: کیا استقبال رمضان کے لیے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ سکتے ہیں؟

جواب: استقبال رمضان کے لیے روزے رکھنے کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے نہیں ملتی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔(صحیح بخاری:1914)

سوال: کیا صرف جمعہ کے دن کا نفلی روزہ رکھا جاسکتا ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن کا نفلی روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے، (اتفاق سے) وہ روزہ سے تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کل کے دن بھی تو نے روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔ (صحیح بخاری:1986)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔ (صحیح بخاری:1985)

سوال: شعبان میں روزے کب تک رکھ سکتے ہیں؟

جواب: پندرہ شعبان تک روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ البتہ اگر کسی کو روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ پندرہ شعبان کے بعد بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ مثلاً: پیر اور جمعرات کا روزہ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب شعبان آدھا گزر جائے تو روزہ نہ رکھو۔ (سنن ابی داود:2337)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔ (صحیح بخاری:1914)

تراویح

سوال: نماز تراویح کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔ (جامع ترمذی:808)

سوال: عورت مسجد میں جماعت کے ساتھ تروایح پڑھ سکتی ہے؟

جواب: عورت مسجد میں تراویح پڑھ سکتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں اور بیویوں کو بھی تراویح کی جماعت میں شریک کیا اور طویل قیام کیا خصوصاً آخری عشرے میں رات کے قیام کے لیے جگایا۔

> ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ہمیں قیام نہیں کرایا، یہاں تک کہ صرف سات روزے باقی رہ گئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 23 کی رات کو ہمارے ساتھ قیام کیا، اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہیں پڑھائی، پھر پچیسویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح پڑھائی، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، پھر چھبیسویں رات گذر گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہیں پڑھائی، پھر ستائیسویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی لمبی تراویح پڑھائی کہ ہمیں سحری فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔(جامع ترمذی:806)

سوال: نماز تراویح کی مسنون رکعات کتنی ہیں؟

جواب: تراویح کی مسنون رکعات آٹھ ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سے فجر طلوع ہونے کے درمیان میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ہر دو رکعتوں پر سلام کہتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔(سنن ابی داود: 1336)

سوال: نماز تراویح پڑھنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز تراویح کا وقت نماز عشاء سے لے کر طلوع فجر تک ہے، لہذا نماز عشاء کے بعد اور طلوع فجر کے دوران کسی بھی وقت نماز تراویح ادا کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آتا ہے کہ :

> ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ہمیں قیام نہیں کرایا، یہاں تک کہ صرف سات روزے باقی رہ گئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 23 کی رات کو ہمارے ساتھ قیام کیا، اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہیں پڑھائی، پھر پچیسویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح پڑھائی، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، پھر چھبیسویں رات گذر گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہیں پڑھائی، پھر ستائیسویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی لمبی تراویح پڑھائی کہ ہمیں سحری فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔(جامع ترمذی:806)

سوال: تراویح میں قرآن مجید سے دیکھ پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: نماز تراویح میں قرآن مجید سے دیکھ پڑھا جاسکتا ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھتا (یعنی امامت کرواتا) تھا۔(صحیح بخاری، قبل الحدیث:692)

سوال: نماز تراویح یا تہجد یا قیام اللیل میں کیا فرق ہے؟

جواب: نماز تراویح، تہجد یا قیام اللیل میں کوئی فرق نہیں، یہ ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔

سوال: شبینہ کی کیا دلیل ہے؟

جواب: شبینہ ایک فارسی لفظ ہے جس کا مطلب ہے رمضان کی کسی ایک رات میں (خاص طور سے شب قدر میں) باجماعت تراویح میں پورا قرآن مجید مکمل پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے جیسے کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

> سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک مہینے میں'' انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے یہ جملہ بار بار دہرایا۔ یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سات دنوں میں پڑھو۔'' انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔ (سنن ابی داود: 1390)

اعتکاف:

سوال: اعتکاف کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت کی غرض سے مسجد میں رہنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ اس مدت میں دنیاوی کاموں، نفسانی خواہشات، دل پسند مشاغل اور اہل و عیال سے الگ ہو کر خود کو صرف اللہ کی عبادت میں وقف کر دیا جاتا ہے۔

سوال: اعتکاف کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب: عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ (صحیح بخاری: 2042)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ لیکن جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا۔ (صحیح بخاری: 2044)

اس لیے اگر کسی کو اعتکاف کے لیے زیادہ دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن بھی میسر ہوا تنے ہی دن کا اعتکاف کر لینا چاہیے۔

سوال: اعتکاف کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

نفل: یہ وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی مدت تک مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

سنت: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ چنانچہ آپؐ ہر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

واجب: یہ وہ اعتکاف ہے جس کی نذر مانی جائے۔

سوال: کیا اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے. بغیر روزے کے اعتکاف نہیں۔(سنن ابی داود: 2473)

سوال: جائے اعتکاف میں داخل ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب: اعتکاف کے لیے فجر کے بعد معتکف ہونا مسنون ہے:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اپنے حجرہ اعتکاف میں داخل ہو جاتے۔(سنن ابی داود: 2464)

سوال: اعتکاف میں جائز امور کون سے ہے؟

جواب: اعتکاف میں جائز امور:

1: اعتکاف کی جگہ چارپائی اور بستر بھی رکھا جاسکتا ہے۔(ابن ماجہ: 1744)

2: شوہر کی زیارت کے لیے بیوی مسجد میں آسکتی ہے نیز کوئی عزیز بھی ملنے آسکتا ہے۔(صحیح بخاری: 2038)

3: استحاضہ کی بیماری میں مبتلا خواتین کے لیے اعتکاف بیٹھنا درست ہے۔(صحیح بخاری: 2037)

4: اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا درست ہے۔(صحیح بخاری: 2033)

سوال: دوران اعتکاف ممنوع افعال کون سے ہیں؟

جواب: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سنت یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا کسی مریض کی عیادت نہ کرے، نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت کو چھوئے، اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے، اور نہ کسی ضرورت سے نکلے سوائے ایسی ضرورت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ (سنن ابی داود: 2473)

سوال: کیا گھر میں اعتکاف کی جگہ بنائی جاسکتی ہے؟

جواب: گھر میں اعتکاف کی جگہ بنانے کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے نہیں ملتی۔

سوال: عورت اعتکاف کہاں کرے گی؟

جواب: مرد اور عورت دونوں کے لیے مسجد میں ہی اعتکاف کرنا سنت ہے اللہ تعالی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 187 میں فرماتے ہیں:

وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ

اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو،

قرآن مجید کا یہ حکم عام ہے عورتوں کے لیے کوئی الگ حکم نہیں کہ وہ گھروں میں اعتکاف کریں۔ امہات المؤمنین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔
جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں آتا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (آخری عشرے میں) اعتکاف کرتی رہیں۔ (صحیح مسلم:2784)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ کھڑا کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لیے) اجازت چاہی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ کھڑا کر لیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لیے) ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حقیقت کی خبر دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی

نیت سے کھڑے کئے گئے ہیں۔ پس آپ نے اس مہینہ (رمضان) کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے عشرہ کا اعتکاف کیا۔ (صحیح بخاری:2033)

سوال: کیا مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے ایک خاتون (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے جو مستحاضہ تھیں، اعتکاف کیا۔ وہ سرخی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں۔ اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔ (صحیح بخاری:2037)

لیلۃ القدر

سوال: شب قدر کو مخفی رکھنے کی کیا وجہ بنی؟

جواب: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ تمہیں شب قدر بتادوں لیکن فلاں فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا۔ پس اس کا علم اٹھا لیا گیا اور امید یہی ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا۔ اب تم اس کی تلاش (آخری عشرہ کی) نو یا سات یا پانچ (کی راتوں) میں کیا کرو۔ (صحیح بخاری:2023)

سوال: شب قدر کی کیا علامات ہے؟

حدیث سے شب قدر کی درج ذیل علامات معلوم ہوتی ہیں۔

جواب: اس رات کی صبح کو سورج طشت (تانبے کی بڑی پلیٹ) کی طرح نکلتا ہے اور اونچا ہونے تک اس میں شعاع (اور حدت) نہیں ہوتی۔ (سنن ابی داود:1378)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کون اسے (یعنی شب قدر کو) کو یاد رکھتا ہے (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔ (صحیح مسلم:2779)

سید نازر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے تو اس نے شب قدر کو پالیا۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! وہ رات رمضان میں ہے۔۔۔ وہ بغیر کسی استثناء کے حلف اٹھاتے تھے۔۔۔ اور اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ وہ رات

کون سی ہے، یہ وہی رات ہے جس میں قیام کا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں صبح کی رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح کو سورج سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم:1785)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدھم ہوتی ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ:2192)

سوال: شب قدر کی مخصوص دعا کیا ہے؟

جواب: شب قدر کی مخصوص دعا درج ذیل ہے:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: 'پڑھو 'اللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ۔

(جامع ترمذی:3513)

سوال: قدر کی رات کونسی ہے؟

جواب: شبِ قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری:2017)

سوال: شب قدر میں نوافل پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (اجر وثواب کی نیت) کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نماز میں کھڑا رہے اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری:2014)

سوال: قدر کی رات زمین میں فرشتوں کی کثرت کی کیا دلیل ہے؟

جواب: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :شب قدر، ستائیسویں یا انتیسویں تاریخ کو ہوتی ہے، اس رات کو کنکریوں سے زیادہ فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔(السلسلۃ الصحیحۃ:2205)

سوال: شب قدر میں کرنے والے کام کون سے ہیں؟

جواب: لیلۃ القدر پانے کی تمنا رکھیں اور اس کے لیے کوشش کریں۔

اس رات عبادت خصوصاً طویل قیام کرنے کا اہتمام کریں۔

کثرت سے تلاوت قرآن مجید اور ذکر واذکار کے لیے باقاعدہ پروگرام ترتیب دیں۔

بچوں اور گھر والوں کو بھی عبادات میں اپنے ساتھ شریک کریں۔

حیض والی خواتین ذکر و تسبیح کریں اور تلاوت قرآن مجید سنیں۔

لیلۃ القدر میں اس دعا کو کثرت سے پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'پڑھو 'اللَّهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ۔(جامع ترمذی:3513)

صدقہ الفطر

سوال: صدقہ فطر سے کیا مراد ہے؟

جواب: صدقہ فطر سے مراد ماہ رمضان کے اختتام پر نماز عید سے پہلے فطرانہ (یعنی صدقہ) ادا کرنا ہے۔

صدقہ فطر ادا کرنا فرض ہے۔ صدقہ فطر کا مقصد روزے کے دوران کیے گئے گناہوں سے خود کو پاک کرنا اور مسکینوں کو کھانا فراہم کرنا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فرض کیا ہے، لہٰذا جو اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کرے گا تو یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔(سنن ابی داود:1609)

سوال: صدقہ فطر کب ادا کرنا چاہیے؟

جواب: صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔ عید سے ایک دو روز قبل بھی صدقہ فطر ادا کیا جاسکتا ہے۔ جس نے اسے عید کی نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔

سوال: صدقہ فطر کس پر فرض ہے؟

جواب: صدقہ فطر ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ اس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں یا نہیں، نماز عید سے پہلے پیدا ہونے والے بچے، گھر کے ملازمین اور گھر آئے ہوئے مہمان کا بھی صدقہ فطر دینا ہوگا۔ اس کے لیے صاحب نصاب ہونا شرط نہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو فرض قرار دی تھی۔ صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ (صحیح بخاری:1503)

سوال: صدقہ فطر کی کتنی مقدار ہے؟

جواب: صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو تقریباً اڑھائی کلو گرام کے قریب ہوتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور کا صدقہ فطر، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض قرار دیا۔(صحیح بخاری:1512)

صدقہ فطر میں افضل یہ ہے کہ گندم، چاول، جو، کھجور، منقی، پنیر یا جو اناج بھی بطور خوراک زیر استعمال ہوں ان سے صدقہ ادا کیا جاسکتا ہے البتہ کسی عذر کی وجہ سے مذکورہ اناج کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم صدقہ فطر میں ایک صاع اناج یا گیہوں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے۔(صحیح بخاری:1506)

سوال: عید الفطر کے دن کون سے کام کرنا مسنون ہیں؟

جواب: عید کے دن غسل کرنا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔(سنن ابن ماجہ:1315)

عمدہ لباس کا اہتمام کرنا:

امام ابن قیمؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے مواقع پر اپنا سب سے خوب صورت لباس پہنتے تھے۔

(زاد المعاد۔ج:1،ص:425)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاری دار چادر زیب تن کرتے تھے۔(المعجم الاوسط للطبرانی:7605)

تکبیرات پڑھنا:

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 185 میں فرماتے ہیں:

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّـهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم عام ہے جس میں عیدین کے مواقع بھی شامل ہیں۔

امام زہریؒ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تکبیریں کہتے ہوئے عید گاہ کی طرف روانہ ہوتے۔ نماز ادا کرنے تک تکبیروں کا سلسلہ جاری رکھتے۔ جب نماز ادا کر لیتے تو تکبیریں کہنا ترک کر دیتے۔

(المصنف لابن شیبہ:5664)

نافعؒ سے روایت ہے کہ بے شک سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ دن کے آغاز میں مسجد سے عید گاہ کی طرف جاتے اور با آواز بلند تکبیر کہتے، یہاں تک عید گاہ پہنچ جاتے اور تکبیر کہتے رہتے یہاں تک امام آ جاتا۔(السنن الکبری للبیہقی:6129)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ تکبیرات پڑھنا ثابت ہے۔

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (فتح الباری،ج:9،ص:8)

نماز عید سے پہلے فطرانہ ادا کرنا:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزہ دار کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فرض کیا ہے، لہٰذا جو اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کرے گا تو یہ مقبول صدقہ ہو گا اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہو گا۔(سنن ابی داود:1609)

نماز عید الفطر سے قبل میٹھا کھانا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نہ نکلتے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق عدد کھجوریں کھاتے تھے۔ (صحیح بخاری:953)

اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے۔

خواتین اور بچوں کو نماز عید کے لیے لے کر جانا:

حفصہؒ بنت سیرین سے روایت ہے وہ کہتی ہیں ہم اپنی جوان لڑکیوں کو منع کرتے تھے کہ وہ عیدین میں باہر نکلیں پھر ایک عورت (بصریٰ) آئی اور بنو خلف کے محل میں قیام کیا وہ کہتی ہے... میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب ہم میں سے کسی (عورت) کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں کہ وہ (نماز عید کے لیے) نہ نکلے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنی ساتھی کی چادر لے لے! اور اسے چاہیے کہ وہ خیر (کے کام) میں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہو۔ (صحیح بخاری:324)

سیدہ ام عطیہ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یعنی ہم دونوں عیدوں میں جوان، کنواری پردہ نشین عورتوں کو (نماز کے لیے) لے کر آئیں جبکہ حائضہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور رہیں۔ (صحیح مسلم:2054)

خواتین کو عید گاہ آتے جاتے وقت اپنی زینت چھپا کر نکلنا چاہیے اور ایسی خوشبو سے اجتناب کرنا چاہیے جو مردوں تک پہنچ رہی ہو۔

عید گاہ میں نماز ادا کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے لیے عید گاہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری:956)

خطبہ عید:

نماز کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے اور عید کا خطبہ منبر پر نہیں ہوتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کا خطبہ منبر پر نہیں دیا۔ (صحیح بخاری:956)

خطبہ کے وقت خاموشی اختیار کی جائے۔

راستہ تبدیل کرنا:

جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔

(صحیح بخاری:986)

باہم ملاقات کرنا:

عید کے روز مسلمانوں کی باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرام اس ملاقات میں ایک دوسرے کو مندرجہ ذیل دعادیا کرتے تھے:

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ

اللہ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے۔(فتح الباری لابن حجر، ج:2، ص:446)

خوشی منانا:

خوشی منانااور کھیل وغیرہ کھیلنا جائز ہیں لیکن ایسے کام نہ کیے جائے جن کے کرنے سے منع کیا گیا ہے اور جن کے کرنے سے گناہ ہو۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ: حضرت ابو بکر میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں تھیں۔اور انصار نے جنگ بعاث میں جو اشعار ایک دوسرے کے مقابلے میں کہے تھے، انھیں گا رہی تھیں۔ کہا: وہ کوئی گانے والیاں نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (انھیں دیکھ کر) کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان کی آواز (بلند ہو رہی) ہے؟ اور یہ عید کے دن ہوا تھا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو بکر! ہر قوم کے لئے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔(صحیح مسلم:2061)

سوال: نماز عید کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز عید دو رکعات ہے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ ان کے بعد۔ پھر (خطبہ پڑھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا خیرات کرو۔وہ خیرات دینے لگیں کوئی اپنی بالی پیش کرنے لگی کوئی اپنا ہار دینے لگی۔(صحیح بخاری:964)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔